ہم علم دین کیسے سیکھیں؟

(تلخیص أدب العلم)

ابو زید ضمیر

فہرست مضامین

باب - جہالت کی مذمت ومضرت ۷

جہالت کا انجام ۷

اندھا اور بینا ۸

علم کے بغیر عبادات میں مشغولیت کی مذمت ۹

فصل: علم اور اہل علم کی فضیلت ۱۰

باب ۱- علم کی فضیلت واہمیت ۱۱

علم نفل عبادت سے افضل ہے ۱۱

علم کا فائدہ موت کے بعد بھی پہنچتا ہے ۱۱

آخری زمانے میں علم کی اہمیت ۱۲

باب ۲- علماء کی فضیلت ۱۳

اہل علم کے لیے رفع درجات کا وعدہ ۱۳

عالم عابد سے افضل ہے ۱۳

علماء اللہ کے گواہ ہیں ۱۴

باب ۳- طلب علم کی فضیلت ۱۵

طلب علم فرض ہے ۱۵

طلب علم بھی جہاد ہے ۱۵

علم کے لیے دینی مجالس میں حاضری کی فضیلت ۱۶

فصل: طلبِ علم کے آداب ۱۷

باب ۱- اخلاصِ نیت ۱۸

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے ۱۸

شہرت کے لیے علم حاصل کرنے کی مذمت ۱۸

باب ۲- سنت وفہمِ سلف کی تعظیم والتزام ۲۰

اصل مقصود اتباعِ کتاب وسنت ہے ۲۰

نقل کو عقل پر مقدم رکھنا ۲۰

نبی ﷺ اور صحابہ کے راستے کی مخالفت کا انجام ۲۱

باب ۳- ظاہر وباطن کی پاکیزگی ۲۲

معاصی حق کی معرفت میں حجاب ہیں ۲۲

معاصی اور حرمان علم ۲۲

توبہ وطہارت ۲۳

باب ۴- خشوع وخشیت کا التزام ۲۴

علم نافع خشیت پیدا کرتا ہے ۲۴

خلاف وقار چیزوں سے احتراز ۲۵

علم سے اثر لینا ۲۵

باب ۵- علمِ نافع ہی میں اشتغال ۲۶
نفع بخش علم کی طلب ۲۶
اصل علم قرآن وسنت کا علم ہے ۲۶
باب ۶- اخذ علم میں مبادرت ۲۹
کم عمری میں طلب علم ۲۹
دینی مجالس میں بچوں اور نوجوانوں کو شریک کرنا ۲۹
سرداری پانے سے قبل حصولِ علم ۳۰
علماء کے اٹھائے جانے سے قبل تعلم ۳۰
باب ۷- قابل اعتماد ذرائع ہی سے اخذِ علم ۳۱
طلبِ علم میں تحقیق واحتیاط ۳۱
اہلِ بدعت سے طلب علم کی مذمت ۳۱
باب ۸- علم اور اہل کی تعظیم ۳۳
علماء کا احترام اللہ کی تعظیم کا تقاضا ہے ۳۳
علماء کا اکرام وتوقیر دین ہے ۳۳
اہل علم کا حق نہ جاننے والے ۳۴
علماء کی تنقیص کا وبال ۳۴
باب ۹- حضورِ درس کے آداب ۳۵
جلدی پہنچنا ۳۵
معلم سے نزدیکی ۳۶
مجلس کا ادب ۳۶
آپسی گفتگو سے پرہیز ۳۷
نبی ﷺ پر درورد ۳۷
باب ۱۰- طلبِ علم میں تأنی وتدرج ۳۸
چھوٹے علم سے بڑے علم کی طرف ۳۸
تھوڑا تھوڑا کرکے علم حاصل کرنا ۳۹
باب ۱۱- علم کی خاطر زہد وقناعت ۴۰
علم کی خاطر اپنے ذاتی سامان کو تک بیچ دینا ۴۰
علم کی خاطر بھوک برداشت کرنا ۴۱
کھانے پینے اور لباس میں بقدر ضرورت پر کفایت ۴۲
باب ۱۲- علم پر عمل کرنا ۴۳
علم اور عمل دونوں کو جمع کرنا ۴۳
عمل علم کی زکاۃ ہے ۴۳
عمل میں علم کی حفاظت ہے ۴۳
قیامت کے دن عمل کا محاسبہ ۴۴

باب ۱۳- علم اور عبادت کو جمع کرنا ۴۵
علم وذکر ۴۵
علم اور عبادت کو جمع کرنا ۴۵
عبادت اور تفقہ کو جمع کرنا ۴۵
عبادت قوت ہے ۴۶
باب ۱۴- طلبِ علم میں مجاہدہ ومداومت ۴۷
علم کے لیے مشقت اٹھانا ۴۷
سلف کا ایک حدیث کے لیے سفر ۴۷
علم کے لیے مجاہدہ پر مداومت ۴۸
باب ۱۵- حفاظتِ علم ۴۹
حفظِ قرآن وسنت ۴۹
علم کو لکھنا ۵۰
محض لکھ لینے پر بھروسہ کرنے سے پرہیز ۵۰
لکھنا بھولنے سے بہتر ہے ۵۰
باب ۱۶- تفقہ کا اہتمام ۵۱
تفقہ خیر کی علامت ہے ۵۱
منافق کو تفقہ نصیب نہیں ہوتا ۵۱
دنیا میں مشغولیت کے لیے بھی تفقہ ضروری ہے ۵۱
بدعت سوءِ فہم کا نتیجہ ہے ۵۲
باب ۱۷- صحبتِ صالحہ اور مذاکرہ ۵۳
دوستی کا اثر دین پر ۵۳
حفاظتِ علم کی غرض سے علمی مذاکرہ ۵۳
مذاکرہ علم کی حیات کا ذریعہ ہے ۵۴
تفقہ کے لیے مذاکرہ ۵۴
باب ۱۸- جدال اور خصومات سے اجتناب ۵۵
جدال گمراہی کا سبب ہے ۵۵
عمل کی بجائے بحث ومباحثہ کی مذمت ۵۵
جدال کی بجائے حق بتا کر خاموش ہو جانا ۵۶
اچھا جدال ۵۶
باب ۱۹- مشکل مسائل میں اہل علم کی طرف رجوع ۵۷
لاعلمی کی صورت میں اہل علم کی طرف رجوع ۵۷
صحابہ کا نبی ﷺ کی طرف رجوع ۵۸
صحابہ کا مشکل مسائل میں زیادہ جاننے والے کی طرف رجوع کرنا ۵۹
باب ۲۰- علم میں زیادتی کی حرص ۶۰
سچا طالب علم کبھی سیر نہیں ہوتا ۶۰
عالم کے لیے بھی طلب علم ترک کرنا مناسب نہیں ۶۰
نبی ﷺ کا شوقِ علم ۶۱

باب ۲۱- تکبر اور خود رائی کی بجائے تواضع کا اہتمام ۶۲
تکبر علم سے محرومی کا سبب ہے ۶۲
اپنے علم پر ناز کرنا ہلاکت کا سبب ہے ۶۳
علم پر فخر اخلاص میں کمی کا نتیجہ ہے ۶۳
تواضع میں رفعت ہے ۶۳
باب ۲۲- وقت کی قدر اور صحیح استعمال ۶۴
وقت اصل سرمایہ ہے ۶۴
مواقع سے فائدہ اٹھانا ۶۴
تسویف کی برائی ۶۵
موقع ضائع کرنے والوں کا انجام ۶۵
وقت ضائع کرنے والوں سے بچنا ۶۶
باب ۲۳- اشاعتِ علم ۶۷
تبلیغِ علم کا نبوی حکم ۶۷
علم کو چھپانے کا انجام ۶۸
باب ۲۴- بلا علم گفتگو سے اجتناب ۶۹
ہر قول کا حساب ہوگا ۶۹
بلا علم قول جھوٹ ہے ۶۹
نبی ﷺ کا بلا علم بولنے سے اجتناب ۷۰
امام مالک کا بلا علم بولنے سے اجتناب ۷۰
باب ۲۵- خواہشِ نفس کی بجائے علم کی پیروی کرنا ۷۱
خواہشِ نفس کی اتباع کا اصل سبب ۷۱
نبوی علم کی بجائے خواہشات کی پیروی کا انجام ۷۱
خواہشِ نفس کی بجائے امرِ الٰہی پر استقامت ۷۲
خواہشِ نفس کی بجائے حق کے مطابق فیصلہ ۷۲
خواہشِ نفس کی مخالفت پر انعام ۷۲
باب ۲۶- علم میں تحریف اور جھوٹ سے اجتناب ۷۳
جھوٹ ایمان کے منافی ہے ۷۳
اللہ پر جھوٹ کا انجام ۷۳
نبی ﷺ پر جھوٹ کا انجام ۷۴
حلال و حرام میں جھوٹ کا انجام ۷۴
بے تحقیق بولنا ۷۴
باب ۲۷- علم اور ایمان کو جمع کرنا ۷۵
ایمان کو قرآن سے قبل سیکھنا ۷۵
تلاوتِ قرآن اور اضافۂ ایمان ۷۵
ایمانی مجالس ۷۶

باب - جہالت کی مذمت ومضرت

● جہالت کا انجام

قَالَ تَعَالَىٰ:

﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا، الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا﴾ [الكهف ١٠٣-١٠٤]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> آپ فرما دیجئے: کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اعمال کے معاملہ میں سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟ وہ لوگ جن کی دنیوی کوششیں سب ضائع ہو گئیں اور وہ اسی بھرم میں پڑے رہے کہ ہم کوئی اچھا کام کر رہے ہیں۔ [سورۃ الکہف ۱۰۴-۱۰۳]

● اندھا اور بینا

قال تعالی:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ﴾ [الأنعام: ٥٠]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> اے نبی، آپ فرما دیجیے: کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں؟ تو کیا تم غور نہیں کرتے؟ [سورۃ الانعام ۵۰]

قال البغوي:

﴿الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ﴾ قَالَ قَتَادَةُ: الْكَافِرُ وَالْمُؤْمِنُ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الضَّالُّ وَالْمُهْتَدِي، وَقِيلَ: الْجَاهِلُ وَالْعَالِمُ، ﴿أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ﴾ أَيْ: أَنَّهُمَا لَا يَسْتَوِيَانِ. [تفسير البغوي - طيبة (٣/ ١٤٥)]

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> ﴿الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ﴾ {اندھا اور بینا} قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مراد کافر و مومن ہیں۔ مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مراد گمراہ اور ہدایت یافتہ ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد جاہل اور عالم ہیں۔
> ﴿أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ﴾ {کیا تم غور نہیں کرتے؟} یعنی اس بات پر کہ دونوں برابر نہیں!
> [تفسیر البغوی]

قال تعالی:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ [الزمر: ٩]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

> آپ فرما دیجیے: کیا علم والے اور بے علم دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ یقیناً نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔ [سورۃ الزمر ۹]

• علم کے بغیر عبادت میں مشغولیت کی مذمت

قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ:

الْعَامِلُ عَلَى غَيْرِ عِلْمٍ كَالسَّالِكِ عَلَى غَيْرِ طَرِيْقٍ وَالعَامِلُ عَلَى غيرِ عِلْمٍ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرُ مِمَّا يُصْلِحُ.

[جامع بيان العلم وفضله ٦٣٥]

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> علم سے ہٹ کر عمل کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے صحیح راستہ چھوڑ کر چلنے والا۔ جس کا عمل علم کی بنیاد پر نہ ہو وہ سدھار کی بجائے بگاڑ ہی پیدا کرے گا۔ [جامع بیان العلم]

فصل : علم اور اہل علم کی فضیلت

باب ١- علم کی فضیلت واہمیت

● علم نفل عبادت سے افضل ہے

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

فَضْلُ العِلمِ أحَبُّ إِلَيَّ مِن فضْلِ العِبَادَةِ.

(البزار طس ك) عن حذيفة (ك) عن سعد [صحيح الجامع ٤٢١٤] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

> نفل علم میرے نزدیک نفل عبادت سے افضل ہے۔ [بزار، المعجم الصغیر للطبرانی، حاکم]

● علم کا فائدہ موت کے بعد بھی پہنچتا ہے

قَالَ ﷺ:

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ. [م: الوصية ١٤ - (١٦٣١)] عن أبي هريرة

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

> جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ بھی منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین چیزوں کے۔ ایسا صدقہ جو جاری رہے، ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اُٹھاتے رہیں، اور ایسی نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔ [مسلم]

● آخری زمانے میں علم کی اہمیت

قَالَ ﷺ:

أَصْبَحْتُمْ فِي زَمَانٍ كَثِيرٌ فُقَهَاؤُهُ قَلِيلٌ خُطَبَاؤُهُ قَلِيلٌ سُؤَالُهُ كَثِيرٌ مُعْطُوهُ الْعَمَلُ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْعِلْمِ وَسَيَأْتِي زَمَانٌ قَلِيلٌ فُقَهَاؤُهُ كَثِيرٌ خُطَبَاؤُهُ كَثِيرٌ سُؤَالُهُ قَلِيلٌ مُعْطُوهُ، الْعِلْمُ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْعَمَلِ.

(طب في مسند الشاميين) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ [الصحيحة ٣١٨٩] (حسن)

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

> تم ایک ایسے دور میں ہو جس میں فقہاء زیادہ ہیں اور خطباء کم، پوچھنے والے کم ہیں اور جواب دینے والے زیادہ۔ اس دور میں عمل کرنا علم سے بہتر ہے۔ لیکن عنقریب ایک دور ایسا بھی آئے گا کہ جس میں فقہاء کم رہ جائیں گے اور خطباء زیادہ ہوں گے، پوچھنے والے بہت ہوں گے لیکن جواب دینے والے بہت کم ہوں گے۔ اُس دور میں علم عمل سے بہتر ہوگا۔ [مسند الشامیین للطبرانی]

باب ۲- علماء کی فضیلت

• اہل علم کے لیے رفع درجات کا وعدہ

قَالَ تَعَالَى:

يَرْفَعِ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ. [المجادلة:١١]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا ہے۔ [سورۃ المجادلہ ۱۱]

• عالم عابد سے افضل ہے

قَالَ ﷺ:

فضل الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ إِنَّ اللهَ عز وجل وَمَلَائِكَتَهُ وأهل السموات وَالأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوت لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الخَيْرَ.

(ت) عَنْ أبي أمامة. [صحيح الجامع ٤٢١٣] (صحيح)

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں:

> عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ شخص پر۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمین میں بسنے والے سب، یہاں تک کہ بل میں رہنے والی چیونٹی بھی اور مچھلی بھی اس شخص پر صلاۃ بھیجتے ہیں جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہے۔ [ترمذی]

● علماء اللہ کے گواہ ہیں

قَالَ تَعَالَی:

﴿شَهِدَ اللّهُ أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ وَالْمَلاَئِكَةُ وَأُوْلُواْ الْعِلْمِ قَآئِمَاً بِالْقِسْطِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [آل عمران ١٨]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> اللہ تعالیٰ خود اس بات کا گواہ ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور فرشتے اور علم والے بھی اس بات کے گواہ ہیں۔ وہ عدل کے ساتھ قائم ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو عبادت کے لائق ہو۔ وہ بڑا زبردست ہے، حکمت والا ہے۔ [سورۃ آلِ عمران ١٨]

باب ۳۔ طلب علم کی فضیلت

• طلب علم فرض ہے

قَالَ ﷺ:

طَلَبُ العِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَإِنَّ طَالِبَ العِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَيءٍ حَتَّى الحِيتَانُ فِي البَحْرِ.

(ابن عبد البر في العلم) عن أنس [صحيح الجامع ٣٩١٤] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور طالب علم کیلئے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں موجود مچھلیاں بھی۔ [جامع بیان العلم]

• طلب علم بھی جہاد ہے

قَالَ ﷺ:

مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(هـ ك) عن أبي هريرة. [صحيح الجامع ٦١٨٤] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> جو شخص میری اس مسجد میں آئے اور اس کی غرض صرف یہی ہو کہ وہ خیر (کا علم) سیکھے یا سکھائے تو ایسا شخص اللہ کی راہ میں مجاہد کی طرح ہے۔ [ابن ماجہ، حاکم]

• علم کے لیے دینی مجالس میں حاضری کی فضیلت

قَالَ ﷺ:

مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حِجَّتُهُ.

(طب) عن أبي أُمامة [صحيح الترغيب ٨٦ - (٣)] (حسن صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> جو شخص مسجد جائے اور اس کا ارادہ خیر کے سیکھنے یا سکھانے کے سوا اور کچھ نہ ہو اس کیلئے ایک کامل حج کا ثواب ہے۔ [طبرانی]

قَالَ ﷺ:

وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلانَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ.

[م: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار ٣٨ - (٢٦٩٩)] عن أبي هريرة.

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کو آپس میں سیکھتے سکھاتے ہیں تو ان پر اللہ کی طرف سے سکینت نازل ہوتی ہے، انھیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، انھیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں میں ان کا تذکرہ فرماتا ہے۔ [مسلم]

فصل: طلبِ علم کے آداب

باب ۱- اخلاصِ نیت

• اعمال کا مدار نیتوں پر ہے

قَالَ ﷺ:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى. [خ: بدء الوحي ١ – م: الإمارة ١٥٥ – (١٩٠٧)] عن عمر

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر ایک وہی پائے گا جس کی اس نے نیت کی۔ [بخاری و مسلم]

• شہرت کے لیے علم حاصل کرنے کی مذمت

قَالَ ﷺ:

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ[1] أَوْ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ فَهُوَ فِي النَّارِ. (هـ) عن ابن عمر. [صحيح الجامع ٦٣٨٢] (حسن)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> جو شخص اس غرض سے علم حاصل کرے کہ اس کے ذریعے کم سمجھ لوگوں سے بحث کرے (تاکہ انھیں شک میں ڈال دے)، یا علماء کی برابری کرکے فخر کرے یا لوگوں کے چہرے اپنی طرف پھیر لے تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم میں ڈال دے گا۔ [ابن ماجہ]

1 قال الشيخ عبد الرحمن المباركفوري رحمه الله: « لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ » جَمْعُ السَّفِيهِ وَهُوَ قَلِيلُ الْعَقْلِ وَالْمُرَادُ بِهِ الْجَاهِلُ أَيْ لِيُجَادِلَ بِهِ الْجُهَّالَ وَالْمُمَارَاةُ مِنَ الْمِرْيَةِ وَهِيَ الشَّكُّ فَإِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الْمُتَحَاجِّينَ يَشُكُّ فِيمَا يَقُولُ صَاحِبُهُ وَيُشَكِّكُهُ مِمَّا يُورِدُ عَلَى حُجَّتِهِ [تحفة الأحوذي (٧/ ٣٤٦) حديث ٢٦٥٤]

وَفِي الْحَدِيْثِ:

وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ، وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ، وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ: عَالِمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ. [م: الْإِمَارَةِ ١٥٢ - (١٩٠٥)] عن أبي هريرة

ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

> قیامت کے دن ایک شخص ایسا بھی لایا جائے گا جس نے علم حاصل کیا اور اس علم کی دوسروں کو تعلیم دی اور قرآن پڑھا۔ اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر اپنے احسانات جتائے گا اور وہ ان احسانات کا اعتراف بھی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کو پا کر کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری خاطر قرآن پڑھا۔ اس سے کہا جائے گا: "تو جھوٹ بولتا ہے، تو نے اس لیے علم حاصل کیا کہ تو عالم کہلائے اور قرآن اس لیے پڑھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں۔ تو تجھے اس نام سے پکارا جا چکا۔" پس اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ [مسلم]

باب ۲- سنت و فہمِ سلف کی تعظیم والتزام

• اصل مقصود اتباعِ کتاب وسنت ہے

قَالَ تَعَالَى:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ، فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ، وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ. قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ﴾ [آل عمران: ٣١، ٣٢]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اے نبی، آپ فرمادیجئے: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ بھی تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہوں کی مغفرت بھی فرمائے گا اور اللہ بڑا مغفرت کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔ آپ فرما دیجیے: "اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو۔" پھر اگر یہ پیٹھ پھیر کر نکل جائیں تو اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ [سورۃ آل عمران: ۳۱-۳۲]

• نقل کو عقل پر مقدم رکھنا

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ:

لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّايِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ. (حم د قط هق) [سنن أبي داود بتحقيق الألباني ١٦٢] (صحيح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اگر دین کا مدار رائے پر ہوتا تو موزوں کے نچلے حصے پر مسح انکے اوپری حصہ پر مسح سے زیادہ اولیٰ ہوتا جبکہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو موزوں کے اوپری حصے پر ہی مسح کرتے دیکھا ہے۔

[مسند احمد، ابوداؤد، دار قطنی، بیہقی]

● نبی ﷺ اور صحابہ کے راستے کی مخالفت کا انجام

قَالَ تَعَالَى:

﴿وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى، وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ، نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ [النساء ١١٥]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> اور جو شخص ہدایت واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول کی مخالف جانب اختیار کرے اور مومنین کی راہ چھوڑ کر کوئی اور راہ اختیار کرے تو ہم اس کو وہیں موڑ دیں گے جہاں وہ مڑا ہے اور جہنم میں پہنچا دیں گے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ [سورۂ نساء: ۱۱۵]

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً. قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي. (ت) عن ابن عمرو. [صحيح الجامع ٥٣٤٣] (حسن)

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

> اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب کے سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول وہ ایک کون ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: جو اس راہ پر ہوں جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ [ترمذی]

باب ۳-ظاہر و باطن کی پاکیزگی

• معاصی حق کی معرفت میں حجاب ہیں

قَالَ تَعَالَى:

﴿وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾[1] [المطففين: ١٠ - ١٥]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

بربادی ہے جھٹلانے والوں کیلئے! جو بدلے کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس دن کو وہی جھٹلاتا ہے جو انتہائی درجہ کا سرکش اور گنہگار ہو۔ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے: یہ تو پچھلوں کی (گڑھی ہوئی) باتیں ہیں۔ ہرگز نہیں! بلکہ اُن کی (بُری) کمائی کے نتیجے میں ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے۔ ہرگز نہیں! قیامت کے دن یہ لوگ اپنے رب کے دیدار سے محروم کردیے جائیں گے۔
[المطففین: ۱۰-۱۵]

• معاصی اور حرمان علم

قَالَ الإِمَامُ الشَّافِعِيُّ رحمه الله:

شَكَوْتُ إِلَى وَكِيعٍ سُوءَ حِفْظِي * فَأَرْشَدَنِي إِلَى تَرْكِ المَعَاصِي
وَأَخْبَرَنِي بِأَنَّ العِلْمَ نُورٌ * ونورُ الله لا يهدى لعاصي

[ديوان الإمام الشافعي ص: ٦١]

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں نے امام وکیع سے اپنے برے حافظے کی شکایت کی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اس کا علاج گناہوں کو چھوڑنا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ علم ایک نور ہے اور اللہ کا یہ نور گنہگار کو عطا نہیں کیا جاتا۔ [دیوانِ امام شافعی]

[1] قال ابن القيم رحمه الله: وَمِنْهَا [أي مِنْ عُقُوبَاتِ الذُّنُوبِ]: حِجَابُ الْقَلْبِ عَنِ الرَّبِّ فِي الدُّنْيَا، وَالْحِجَابُ الْأَكْبَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [الداء والدواء ص: ١١٩]

● توبہ وطہارت

قَالَ تَعَالَىٰ:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾ [البقرة: ٢٢٢]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> یقیناً اللہ تعالیٰ خوب توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ [سورۃ البقرہ: ۲۲۲]

باب ۴۔ خشوع وخشیت کا التزام

● علمِ نافع خشیت پیدا کرتا ہے

قَالَ تَعَالَى:

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ﴾ [فاطر: ٢٨]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> اللہ کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا زبردست ہے، مغفرت فرمانے والا ہے۔ [سورۃ فاطر ۲۸]

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه

أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ الْعِلْمُ عَنْ كَثْرَةِ الْحَدِيثِ، وَلَكِنَّ الْعِلْمَ عَنْ كَثْرَةِ الْخَشْيَةِ.

[تفسير ابن كثير ت سلامة (٦/ ٥٤٥)]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

> علم کثرتِ حدیث کا نام نہیں بلکہ علم کثرتِ خشیت کا نام ہے۔ [تفسیر ابن کثیر]

● خلاف وقار چیزوں سے احتراز

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ:

ضَحِكَ رَجُلٌ عِنْدَ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، فَقَالَ لَهُ هِشَامٌ: يَا فَتًى تَطْلُبُ الْعِلْمَ وَتَضْحَكُ! قَالَ: فَقَالَ: أَلَيْسَ اللهُ أَضْحَكَ وَأَبْكَى؟ فَقَالَ هِشَامٌ: فَابْكِ إِذَنْ! [الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع ٢١٢]

عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> ایک شخص ہشام دستوائی کی مجلس میں ہنسا تو انہوں نے اس سے کہا: اے نوجوان، تم علم حاصل کر رہے ہو اور ہنستے ہو؟ اس نے کہا، کیا یہ بات نہیں کہ اللہ ہی ہنساتا اور اللہ ہی رُلاتا ہے؟ حضرت ہشام نے کہا: تو پھر روؤ۔ [الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع]

● علم سے اثر لینا

عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ:

وَعَظَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ. (حم د ت هـ ك حب هق) [الصحيحة ٩٣٧، ٢٧٣٥] (صحيح)

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

> ایک دن اللہ کے رسول ﷺ نے صبح کے وقت ہمارے درمیان ایک نہایت ہی پر اثر وعظ فرمایا جس سے ہماری آنکھیں بہہ پڑیں اور دل دہل گئے۔ [مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی]

باب ۵- علمِ نافع ہی میں اشتغال

• نفع بخش علم کی طلب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا»

(ت ه) واللفظ لابن ماجه [الصحيحة ٣١٥١] (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

اللہ کے رسول ﷺ (اپنی دعا میں) یوں کہتے تھے:

«اللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا» [ترمذی، ابن ماجہ]

اے اللہ جو کچھ علم تو نے مجھے سکھایا ہے اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما، اور مجھے وہ علم عطا فرما جو میرے لیے فائدہ مند ہو اور مجھے علم میں اور بڑھا دے۔ [ترمذی، ابن ماجہ]

• اصل علم قرآن وسنت کا علم ہے

قَالَ تَعَالَى:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾ [آل عمران: ١٦٤]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بہت بڑا احسان فرمایا جب ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا، جو انھیں اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے، انھیں (باطل عقائد و اخلاق سے) پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

[سورۂ آل عمران ۱۶۴]

عَنْ قَتَادَةَ

﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ [الجمعة: ٢] أَيِ: السُّنَّةَ.

(تفسير الطبري) [الصحيح المسبور (٤/ ٤٨٥)] (سنده حسن)

قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ میں ''حکمت'' سے مراد سُنت ہے۔ [تفسیر طبری]

عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَالْحِكْمَةِ﴾ [الأحزاب: ٣٤]

قَالَ: «مِنَ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ». [جامع بيان العلم وفضله ٦٧] (إسناده صحيح)

قتادہ رحمہ اللہ، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَالْحِكْمَةِ﴾

سے متعلق فرماتے ہیں: اس سے مراد قرآن و سُنت ہے۔ [جامع بیان العلم]

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا أَنْ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ الْقُرَّاءُ. [خ: المغازي ٤٠٩٠ – م: الإمارة ١٤٧ – (٦٧٧)]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

فرماتے ہیں: اللہ کے نبی ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے اور کہا کہ ہمارے ساتھ آپ کچھ لوگ بھیج دیجئے جو ہمیں قرآن و سُنت کی تعلیم دیں۔ اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے انصار کے ستّر افراد کو جنہیں قرّاء کہا جاتا تھا بھیج دیا۔ [بخاری و مسلم]

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ:

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ يَضَعُ فِي رِجْلَيَّ الْكَبْلَ وَيُعَلِّمُنِي الْقُرْآنَ وَالسُّنَنَ.

[سنن الدارمي: المقدمة ٥٧٢] (إسناده صحيح)

عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

> ابن عباس رضی اللہ عنہما میرے پاؤں میں بیڑی ڈال دیتے اور مجھے قرآن اور سُنت کی تعلیم دیتے۔ [دارمی]

باب ٦- اخذ علم میں مبادرت

• کم عمری میں طلب علم

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ:

التَّعَلُّمُ فِي الصِّغَرِ كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ. [الفقيه والمتفقه للخطيب البغدادي ٨٢٢] (إسناده حسن)

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> کم عمری میں سیکھنا پتھر میں نقش کی طرح (پختہ) ہوتا ہے۔ [الفقیہ والمتفقہ]

• دینی مجالس میں بچوں اور نوجوانوں کو شریک کرنا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ:

وَقَفَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ[1] عَلَى حَلَقَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: مَا لَكُمْ قَدْ طَرَحْتُمْ هَذِهِ الْأُغَيْلِمَةَ؟ لَا تَفْعَلُوا، وَأَوْسِعُوا لَهُمْ فِي الْمَجْلِسِ، وَأَسْمِعُوهُمُ الْحَدِيثَ، وَأَفْهِمُوهُمْ إِيَّاهُ. فَإِنَّهُمْ صِغَارُ قَوْمٍ، أَوْشَكَ أَنْ يَكُونُوا كِبَارَ قَوْمٍ وَقَدْ كُنْتُمْ صِغَارَ قَوْمٍ، فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ كِبَارُ قَوْمٍ.

[شرف أصحاب الحديث للخطيب البغدادي ١٢٩]

عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ:

> عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ قریش کے ایک حلقے پر پہنچے اور فرمایا: تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم نے نوجوانوں کو دور کردیا۔ ایسا مت کرو، اپنی مجالس کو وسیع کرو، انھیں بھی حدیث سُناؤ، اور انھیں (اس کا مطلب) سمجھاؤ۔ کیونکہ آج وہ قوم کے چھوٹے ہیں لیکن قریب ہے کہ وہ قوم کے بڑے بن جائیں۔ جیسے تم پہلے قوم کے چھوٹے تھے لیکن آج تم قوم کے بڑے ہو۔ [شرف اصحاب الحدیث]

---

1 عمرو بن العاص بن وائل السهمي القرشي صحابي (٥٠ ق هـ - ٤٣ هـ)

● سرداری پانے سے قبل حصولِ علم

عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ:

قَالَ عُمَرُ: تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تَسُودُوا. [1]

(خ [2] مي ش هب العلم لابن أبي خيثمة وجامع بيان العلم) (سنده صحيح)

احنف بن قیس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

> عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گہرا علم حاصل کرو اس سے پہلے کہ تمہیں سرداری ملے۔

[بخاری، دارمی، مصنف ابن ابی شیبہ، العلم لابی خثیمہ، جامع بیان العلم]

● علماء کے اٹھائے جانے سے قبل تعلم

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَقَبْضُهُ أَنْ يُذْهَبَ بِأَصْحَابِهِ، الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْخَيْرِ، وَسَائِرُ النَّاسِ لَا خَيْرَ فِيهِمْ، إِنَّ أَغْنَى النَّاسِ رَجُلٌ عَالِمٌ افْتُقِرَ إِلَى عِلْمِهِ فَنَفَعَ مَنِ افْتَقَرَ إِلَيْهِ، وَإِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْ عِلْمِهِ نَفَعَ نَفْسَهُ بِالْعِلْمِ، الَّذِي وَضَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهُ، فَمَالِي أَرَى عُلَمَاءَكُمْ يَمُوتُونَ وَجُهَّالَكُمْ لَا يَتَعَلَّمُونَ وَلَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَذْهَبَ الْأَوَّلُ وَلَا يَتَعَلَّمُ الْآخِرُ.

[جامع بيان العلم ١٠٣٦] (إسناده لا بأس به)

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

> علم سیکھو، اس سے پہلے کہ علم اٹھا لیا جائے؛ اور علم کا اٹھایا جانا یہ ہے کہ علم والے (دنیا سے) چلے جائیں۔ عالم اور متعلّم خیر میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہیں۔ سب سے غنی شخص وہ عالم ہے کہ جب لوگوں کو اس کے علم کی ضرورت پڑے تو وہ ان لوگوں کو اپنے علم سے فائدہ پہنچائے اور اگر لوگوں کو اس کے علم کی ضرورت نہ ہو تو اپنے آپ کو اس علم سے فائدہ پہنچائے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس رکھا ہے۔ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے علماء تو دنیا سے جا رہے ہیں لیکن تمہارے جاہل علم نہیں سیکھتے۔ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پہلا طبقہ دنیا سے چلا جائے اور بعد والا طبقہ (ان کا) علم حاصل کرنے سے رہ جائے۔

[جامع بیان العلم]

---

1 قال ابن حجر: هُوَ بِضَمِّ الْمُثَنَّاةِ وَفَتْحِ الْمُهْمَلَةِ وَتَشْدِيدِ الْوَاوِ، أَيْ: تُجْعَلُوا سَادَةً. [فتح الباري لابن حجر (١/ ١٦٦)]

2 خ: العلم: بَابُ الِاغْتِبَاطِ فِي العِلْمِ وَالحِكْمَةِ

باب ۷ - قابل اعتماد ذرائع ہی سے اخذِ علم

● طلبِ علم میں تحقیق واحتیاط

عَنْ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ:

إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ.[1] [شرح علل الترمذي لإبن رجب ج١ ص ٣٦١]

محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> یہ علم دین ہے تو دیکھ لو کہ تم اپنا دین کس سے لے رہے ہو۔ [شرح علل ترمذی]

● اہلِ بدعت سے طلب علم کی مذمت

عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْجُمَحِيِّ رضي الله عنه

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ ثَلَاثًا: إِحْدَاهُنَّ أَنْ يُلْتَمَسَ الْعِلْمُ عِنْدَ الْأَصَاغِرِ. قَالَ نُعَيْمٌ: قِيلَ لِابْنِ الْمُبَارَكِ: مَنِ الْأَصَاغِرُ؟ قَالَ: الَّذِينَ يَقُولُونَ بِرَأْيِهِمْ فَأَمَّا صَغِيرٌ يَرْوِي عَنْ كَبِيرٍ فَلَيْسَ بِصَغِيرٍ. [جامع بيان العلم وفضله ١٠٥٢] (حديث حسن)

ابوامیہ جمحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> تین چیزیں قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ علم کو اصاغر (یعنی چھوٹوں) سے حاصل کیا جائے گا۔ نُعیم ابن حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اصاغر سے مراد کون لوگ ہیں؟ تو فرمایا: وہ لوگ جو (دین کے معاملے میں) اپنی رائے سے گفتگو کرتے ہیں۔ ہاں جو چھوٹا اپنے بڑے سے روایت کرے تو وہ چھوٹا نہیں۔ [جامع بیان العلم]

---

1 قال ابن جماعة: أَنَّهُ يَنْبَغِي لِلطَّالِبِ أَنْ يُقَدِّمَ النَّظَرَ وَيَسْتَخِيْرَ اللهَ فِيمَنْ يَأْخُذُ الْعِلْمَ عَنْهُ وَيَكْتَسِبُ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ وَالْآدَابِ مِنْهُ، وَلْيَكُنْ إِنْ أَمْكَنَ مِمَّنْ كَمُلَتْ أَهْلِيَّتُهُ، وَتَحَقَّقَتْ شَفَقَتُهُ وَظَهَرَتْ مُرُوْءَتُهُ، وَعُرِفَتْ عِفَّتُهُ وَاشْتَهَرَتْ صِيَانَتُهُ، وَكَانَ أَحْسَنَ تَعْلِيْمًا وَأَجْوَدَ تَفْهِيْمًا. وَلَا يَرْغَبُ الطَّالِبُ فِي زِيَادَةِ الْعِلْمِ مَعَ نَقْصٍ فِي وَرَعٍ أَو دِيْنٍ أَوْ عَدَمِ خُلُقٍ جَمِيْلٍ. فَعَنْ بَعْضِ السَّلَفِ: هَذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ. [تذكرة السامع والمتكلم لابن جماعة: الفصل الثاني في آدابه مع شيخه وقدوته ص٩٦]

عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ النَّصِيبِيِّ قَالَ:

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: الْأَصَاغِرُ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ. [شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة ١٠٢]

موسیٰ بن ایوب سے روایت ہے کہ:

عبداللہ مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اصاغر (یعنی چھوٹوں) سے مراد اہل بدعت ہیں۔

[شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ]

باب ۸- علم اور اہل کی تعظیم

• علماء کا احترام اللہ کی تعظیم کا تقاضا ہے

قَالَ ﷺ:

إنّ مِنْ إجْلالِ اللهِ إكْرامَ ذِي الشَّيْبَةِ المُسْلِمِ، وحامِلِ القُرْآنِ غَيْرِ الغالِي فيهِ والجَافِي عَنهُ، وإكْرامَ ذِي السُّلْطانِ المُقْسِطِ. (د) عَن أبي موسى. [صحيح الجامع ٢١٩٩] (حسن)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ عمر دراز بزرگ شخص کا اکرام کیا جائے، اسی طرح حامل قرآن کا بھی اکرام کیا جائے جو قرآن کے معاملے میں غلو و جفا سے بچتا ہو، اسی طرح عدل و انصاف کرنے والے حاکم کا بھی اکرام کیا جائے۔ [ابوداوٗد]

• علماء کا اکرام و توقیر دین ہے

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

صَلَّى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى جِنَازَةٍ ثُمَّ قُرِّبَتْ لَهُ بَغْلَةٌ لِيَرْكَبَهَا فَجاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخَذَ بِرِكَابِهِ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: خَلِّ عَنْهُ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «هَكَذَا يُفْعَلُ بِالْعُلَمَاءِ وَالْكُبَرَاءِ»

[جامع بيان العلم وفضله ٨٣٢] (أثر صحيح)[1]

امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

> زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک جنازے کی نماز پڑھائی۔ پھر ان کے لیے ایک خچر لایا گیا تو وہ اس پر سوار ہو گئے۔ اتنے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور اس کی لگام تھام لی۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے رسول ﷺ کے چچازاد بھائی لگام چھوڑ دیجئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم اپنے علماء اور بڑوں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔ [جامع بیان العلم]

1 قال ابن عبد البر: وَزَادَ بَعْضُهُمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَافَأَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَلَى أَخْذِهِ بِرِكَابِهِ أَنْ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ: «هَكَذَا أُمِرْنَا أَنْ نَفْعَلَ بِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا ﷺ» وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ يُنْكِرُهَا. [جامع بيان العلم وفضله ٨٣٢]

عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: **أَمْسَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرِكَابِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَقَالَ: «أَتُمْسِكُ لِي وَأَنْتَ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ» ؟ قَالَ: «إِنَّا هَكَذَا نَصْنَعُ بِالْعُلَمَاءِ».** [الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للخطيب البغدادي ٣٠٧]

● اہل علم کا حق نہ جاننے والے

قَالَ ﷺ:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ.

(حم ك) عن عبادة بن الصامت. [صحيح الجامع ٥٤٤٣] (حسن)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کا حق نہ جانے۔ [مسند احمد، حاکم]

● علماء کی تنقیص کا وبال

قَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ رحمه الله:

اِعْلَمْ يَا أَخِي وَفَّقَنِي اللهُ وَإِيَّاكَ لِمَرْضَاتِهِ وَجَعَلَنَا مِمَّنْ يَخْشَاهُ وَيَتَّقِيهِ أَنَّ لُحُومَ العُلَمَاءِ مَسْمُومَة وَعَادَةُ اللهِ فِي هَتْكِ أَسْتَارِ مُنْتَقِصِهِمْ مَعْلُومَة وَأَنَّ مَنْ أَطْلَقَ لِسَانَهُ فِي العُلَمَاءِ بِالثَّلْبِ بَلاَهُ اللهُ قَبلَ مَوْتِهِ بِمَوْتِ القَلْبِ ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

[النور: ٦٣] [المجموع شرح المهذب - (١/ ٢٤) - التبيان في آداب حملة القرآن للنووي ص ١١

ابن عساکر رحمه الله فرماتے ہیں:

> میرے بھائی، اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اللہ سے ڈرنے والوں اور تقویٰ شعار لوگوں میں سے بنادے، اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ علماء کے گوشت بہت زہریلے ہیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کی معلوم عادت ہے کہ وہ علماء کی تنقیص کرنے والوں کے عیوب لوگوں پر کھول دیتا ہے۔ جو بھی شخص علماء کے سلسلے میں اپنی زبان کو بدکلامی کے لیے آزاد چھوڑ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے مرنے سے پہلے اس کے دل کو موت دے دیتا ہے۔ [المجموع شرح المهذب، التبیان فی آداب حملۃ القرآن]

باب ۹۔ حضورِ درس کے آداب

● جلدی پہنچنا

قَالَ تَعَالَى:

﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ [البقرة: ١٤٨]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> نیکی کے کاموں میں جلدی کرو۔ [سورۃ البقرۃ ۱۴۸]

عن أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ:

كُنْتُ رُبَّمَا أَرَدْتُ الْبُكُورَ إِلَى الْحَدِيثِ فَتَأْخُذُ أُمِّي ثِيَابِي وَتَقُولُ: حَتَّى يُؤَذِّنَ النَّاسُ، وَحَتَّى يُصْبِحُوا.

[الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع ١٩٣]

احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ میں طلب حدیث میں صبح سویرے جلدی ہی جانا چاہتا۔ لیکن میری والدہ میرا کپڑا پکڑ کر مجھے روک لیتیں اور فرماتیں: رک جاؤ، یہاں تک کہ لوگ اذان دیدیں اور صبح کر لیں۔

[الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع]

• معلم سے نزدیکی

عن شُفَيٌّ بْنُ مَاتِعٍ الأَصْبَحِيُّ ﷺ

أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: أَبُو هُرَيْرَةَ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ. (ت) [ت بتحقيق الألباني ٢٣٨٢] (صحيح)

شُفَی بن ماتع اصبحی سے روایت ہے کہ:

> وہ مدینہ میں داخل ہوئے تو دیکھا ایک شخص ہے جس کے اطراف لوگ جمع ہیں۔انہوں نے پوچھا: یہ کون ہے؟تو لوگوں نے کہا: ابوہریرۃ! فرماتے ہیں: میں ان سے قریب ہوا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا۔وہ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ [ترمذی]

• مجلس کا ادب

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ، فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ.

(حم د) [د بتحقيق الألباني ٣٨٥٥] (صحيح)

اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

> میں اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کے پاس آیا تو دیکھا وہ لوگ اس طرح مجلس میں بیٹھے ہیں کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ میں نے سلام کیا اور میں بھی بیٹھ گیا۔ [مسند احمد، ابوداؤد]

● آپسی گفتگو سے پرہیز

عَنْ جَرِيرٍ [بْنِ عَبْدِ اللهِ]

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ: لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. [خ: العلم ١٢١ – م: الإيمان ١١٨ - (٦٥)]

جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

> نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں ان سے فرمایا: لوگوں کو خاموش کراؤ۔ پھر آپ نے (لوگوں سے) فرمایا: میرے بعد کفّار نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ [بخاری و مسلم]

● نبی ﷺ پر درود

قَالَ ﷺ:

مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَا يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ. (حم حب ك) [صحيح الترغيب ١٥١٣] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> جب بھی لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں کہ اس میں نہ وہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ ہی اللہ کے نبی ﷺ پر درود پڑھیں تو وہ مجلس قیامت کے دن ان کیلئے حسرت کا سبب بن جائے گی چاہے وہ لوگ (دوسری نیکیوں کے ثواب کی وجہ سے جنت میں چلے جائیں۔ [مسند احمد، ابن حبان، حاکم]

باب ۱۰۔ طلبِ علم میں تأنی وتدرج

● چھوٹے علم سے بڑے علم کی طرف

قَالَ البُخَارِيُّ:

وَيُقَالُ الرَّبَّانِيُّ، الَّذِي يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ. [خ: العلم: الْعِلْمُ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ]

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> یوں کہا جاتا ہے کہ ربانی وہ ہے جو لوگوں کی تربیت اس طرح کرے کہ انھیں بڑے علم سے پہلے چھوٹا علم سکھائے۔ [بخاری]

قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ عُثَيْمِيْن:

الْأَسَالِيْبُ لِطَلَبِ الْعِلْمِ، أَنْ يَبْدَأَ الْإِنْسَانُ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ، لِيَصْعَدَ إِلَى السَّطْحِ مِنْ أَسْفَلِ الدَّرَجِ، فَيَبْدَأُ مَثَلاً بِالْكُتُبِ الْمُخْتَصَرَةِ. [لقاء الباب المفتوح للعثيمين (٧٧/ ١٤)]

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> طلب علم کے اسالیب میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ انسان بڑے علم سے پہلے چھوٹے علم سے شروعات کرے، وہ چھت پر پہنچنے کیلئے بالکل نچلی سیڑھی سے شروع کرے، مثلاً وہ مختصر کتابوں سے شروعات کرے۔ [لقاء الباب المفتوح]

• تھوڑا تھوڑا کرکے علم حاصل کرنا

قَالَ الْخَطِيبُ:

وَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَثَبَّتَ فِي الْأَخْذِ وَلَا يُكْثِرُ بَلْ يَأْخُذُ قَلِيلًا قَلِيلًا حَسْبَ مَا يَحْتَمِلُهُ حِفْظُهُ وَيَقْرُبُ مِنْ فَهْمِهِ. فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا﴾ [الفقيه والمتفقه للخطيب البغدادي ص ٥٩٤ رقم ٨٥٩]

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

طالب علم کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ اخذ علم میں پختگی پیدا کرے اور (پہلے ہی مرحلے میں) بہت زیادہ اخذ کرنے سے پرہیز کرے، بلکہ تھوڑا تھوڑا کرکے اتنا ہی اخذ کرے جتنا یاد رکھنا اور سمجھ پانا اس کیلئے ممکن ہو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور کفر کرنے والے کہتے ہیں: "یہ قرآن اس پر ایک ساتھ پورا نازل کیوں نہ ہوا"۔ (ہم نے اسے) ایسا ہی (نازل کیا ہے) تاکہ اس کے ذریعے آپ کے قلب کو ثابت قدمی عطا کریں اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کرکے ہی نازل کیا ہے۔ [الفقیہ والمتفقہ]

قَالَ الزُّهْرِيُّ:

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ جُمْلَةً فَاتَهُ جُمْلَةً، وَإِنَّمَا يُدْرَكُ الْعِلْمُ حَدِيثٌ وَحَدِيثَانِ.

[الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع ٤٥١ - ٤٥٢]

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جو شخص علم کو ایک ساتھ پورا حاصل کرنے کی کوشش کرے وہ اسے ایک ساتھ کھو دیتا ہے۔ علم تو ایک ایک اور دو دو حدیثیں کرکے حاصل کیا جاتا ہے۔ [الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع]

باب ۱۱- علم کی خاطر زہد و قناعت

• علم کی خاطر اپنے ذاتی سامان کو تک بیچ دینا

قَالَ شُعْبَةُ:

مَنْ طَلَبَ الْحَدِيثَ أَفْلَسَ، لَقَدْ أَفَلَسْتُ حَتَّى بِعْتُ طِسْتًا لِأُمِّي بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ.

[الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع ٥٤]

شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> جو شخص طلب حدیث میں مشغول ہوتا ہے وہ مفلس ہو جاتا ہے۔ میں بھی مفلسی میں مبتلا ہو گیا، یہاں تک کہ مجھے اپنی والدہ کی تھالی سات دینار میں بیچنی پڑی۔ [الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع]

قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ:

أَفْضَى بِمَالِكٍ طَلَبُ العِلْمِ إِلَى أَنْ نَقَضَ سَقْفَ بَيتِهِ فَبَاعَ خَشَبَهُ ثُمَّ مَالَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا بَعْدُ.

[ترتيب المدارك وتقريب المسالك للقاضي عياض (١/ ١٣٠)]

ابن قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> طلب علم میں امام مالک کا حال یہاں تک پہنچ گیا کہ انھوں نے اپنے گھر کی چھت توڑ دی اور اس کی لکڑی نکال کر بیچ دی۔ پھر بعد میں دنیا ان کی طرف مائل ہوئی۔ [ترتیب المدارک]

• علم کی خاطر بھوک برداشت کرنا

قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْل:

لاَ يَجِدُ الرَّجُلُ لَذَّةَ العِلْمِ حَتَّى يَجُوعَ وَيَنْسَى جُوعَه. [تاريخ الإسلام ت بشار (٥/ ٢٠٨)]

نضر بن شُمیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> آدمی علم کی لذت اس وقت تک محسوس نہیں کرتا جب تک کہ اس کا حال یہ نہ ہو جائے کہ اسے بھوک لگے اور وہ اپنی بھوک کو بھی بھول جائے۔ [تاریخ الاسلام للذھبی]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنْ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمْ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنْ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ، وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِشِبَعِ بَطْنِهِ، وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ. [خ: العلم ١١٨]

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

> ہمارے مہاجر بھائی بازاروں میں تجارت میں مشغول رہا کرتے اور ہمارے انصار بھائی اپنے اموال (کھیتیاں اور مویشیوں) میں مصروف رہتے۔ اور ابوہریرۃ پیٹ بھر کھانے پر قناعت کرکے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ چمٹا رہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ایسے مواقع پر حاضر رہتا جو ان حضرات سے چھوٹ جاتے اور وہ باتیں محفوظ کرلیتا جو وہ لوگ محفوظ کرنے سے رہ جاتے۔ [بخاری]

• کھانے پینے اور لباس میں بقدر ضرورت پر کفایت

قَالَ ابْنُ جَمَاعَةَ ﷀ فِي آدَابِ طَالِبِ الْعِلْمِ فِي نَفْسِهِ:

أَنْ يَقْنَعَ مِنَ الْقُوْتِ بِمَا تَيَسَّرَ وَإِنْ كَانَ يَسِيْرًا، وَمِنَ اللِّبَاسِ بِمَا سَتَرَ مِثْلَهُ وَإِنْ كَانَ خَلَقًا، فَبِالصَّبْرِ عَلَى ضِيْقِ الْعَيْشِ يَنَالُ سَعَةَ الْعِلْمِ وَبِجَمْعِ شَمْلِ الْقَلْبِ عَنْ مُفْتَرِقَاتِ الآمَالِ تَتَفَجَّرُ مِنْهُ يَنَابِيْعُ الْحِكَمِ. [تذكرة السامع والمتكلم في أدب العالم والمتعلم ص٨٨]

ابن جماعہ طالب علم کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> طالب علم کو چاہئے کہ اسے جو غذا آسانی سے میسر ہو جائے اسی پر قناعت کرلے چاہے وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔ اور ایسے لباس پر قناعت کرے جو اس کے ستر کو ڈھانپ لے چاہے وہ پرانا ہی کیوں نہ ہو۔ پس وہ تنگدست زندگی پر صبر ہی کے ذریعے علم کی وسعت کو حاصل کر سکتا ہے، اس لیے کہ قلب کو بکھری ہوئی امیدوں کے بالمقابل سمیٹ لینے ہی سے اس سے حکمت کے چشمے پھوٹ سکتے ہیں۔ [تذکرۃ السامع والمتکلم]

باب ١٢- علم پر عمل کرنا

• علم اور عمل دونوں کو جمع کرنا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷛ قَالَ:

تَعَلَّمُوا تَعَلَّمُوا، فَإِذَا عَلِمْتُمْ فَاعْمَلُوا. [اقتضاء العلم العمل ١٠] (إسناده موقوف حسن)

عبداللہ بن مسعود ﷛ فرماتے ہیں:

> علم سیکھو، علم سیکھو! پھر جب تم سیکھ جاؤ تو عمل بھی کرو۔ [اقتضاء العلم العمل]

• عمل علم کی زکاۃ ہے

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ﷛:

مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُعْمَلُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

[اقتضاء العلم العمل ١٢] (إسناده موقوف لا بأس به)

ابوہریرۃ ﷛ فرماتے ہیں:

> وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے اس کی مثال اس خزانے کی طرح ہے جس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔ [اقتضاء العلم العمل]

• عمل میں علم کی حفاظت ہے

قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ؒ:

الْعِلْمُ يَهْتِفُ بِالْعَمَلِ فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ. [جامع بيان العلم ١٢٧٤]

سفیان ثوری ؒ فرماتے ہیں:

> علم عمل کو آواز دیتا ہے۔ پھر اگر عمل اس پکار کا جواب دے تو ٹھیک ورنہ چلا جاتا ہے۔ [جامع بیان العلم]

• قیامت کے دن عمل کا محاسبہ

قَالَ ﷺ:

لَا تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ، عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ.

(ت) عن ابن مسعود. [صحيح الجامع ٧٢٩٩] (حسن)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> ابن آدم کے قدم قیامت کے دن اپنے رب کے آگے سے اس وقت تک نہ ہٹ سکیں گے جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے۔ اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کس چیز میں فنا کیا، اس کی جوانی کے بارے میں کہ اسے کس چیز میں کھپایا، اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کن چیزوں میں خرچ کیا اور جو کچھ جانتا تھا اس پر کتنا عمل کیا۔ [ترمذی]

باب ۱۳- علم اور عبادت کو جمع کرنا

علم وذکر

قَالَ ﷺ:

أَلاإِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلاذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ.

(ت ه) عن أبي هريرة. [صحيح الجامع ١٦٠٩] (حسن)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> خبردار، دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ سب ملعون ہے۔ سوائے اللہ کے ذکر کے اور اس چیز کے جو اس سے قریب ہو اور سوائے عالم یا متعلّم کے۔ [ترمذی،ابن ماجہ]

علم اور عبادت کو جمع کرنا

قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ ﷫:

فَاطْلُبُوا العِلْمَ طَلَبًا لاَ تَضُرُّوا بِالْعِبَادَةِ، وَاطْلُبُوا العِبَادَةَ طَلَبًا لاَ تَضُرُّوا بِالْعِلْمِ.

[جامع بيان العلم وفضله ٩٠٥]

حسن بصری ﷫ فرماتے ہیں:

> علم اس طرح حاصل کرو کہ عبادت کو نقصان نہ ہو اور عبادت میں اس طرح مشغول ہو کہ علم کو نقصان نہ ہو۔ [جامع بیان العلم]

عبادت اور تفقہ کو جمع کرنا

قَالَ تَعَالَى:

﴿وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ﴾ [ص: ٤٥]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> اور ہمارے بندے ابراہیم واسحاق اور یعقوب کا بھی تذکرہ کرو، جو قوت اور بصیرت والے تھے۔ [سورۃ ص ۴۵]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما:

قَوْلُهُ: ﴿أُولِي الْأَيْدِي﴾ يَقُولُ: أُولِي الْقُوَّةِ وَالْعِبَادَةِ، ﴿وَالْأَبْصَارِ﴾ يَقُولُ: الْفِقْهُ فِي الدِّينِ.

(ابن جرير) [الصحيح المسبور (٤/ ٢٢٧)] (سنده حسن)

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

> ﴿أُولِي الْأَيْدِي﴾ سے مراد ہے قوت و عبادت والے اور ﴿وَالْأَبْصَارِ﴾ سے مراد ہے دین کی گہری سمجھ رکھنے والے۔ [تفسیر ابن جریر طبری]

• عبادت قوت ہے

قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ رحمه الله:

وَحَضَرْتُ شَيْخَ الإِسْلَامِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ مَرَّةً صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ جَلَسَ يَذْكُرُ اللهَ تَعَالَى إِلَى قَرِيْبٍ مِنْ انْتِصَافِ النَّهَارِ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ وَقَالَ: هَذِهِ غَدْوَتِي، وَلَوْ لَمْ أَتَغَدَّ الْغَدَاءَ سَقَطَتْ قُوَّتِي.

[الوابل الصيب من الكلم الطيب ص ٤٢]

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> ایک مرتبہ میں ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے پاس موجود تھا۔ وہ فجر سے لے کر آدھے دن تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ میرا ناشتہ ہے، اگر یہ غذا مجھے نہ ملے تو میری قوت ختم ہو جائے گی۔ [الوابل الصیب]

باب ۱۴۔ طلبِ علم میں مجاہدہ ومداومت

● علم کے لیے مشقت اٹھانا

قَالَ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ:

لا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ.[1] [م: المساجد ومواع الصلاة ١٧٥ - (٦١٢)]

یحیٰی بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> علم جسم کی راحت کے ساتھ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ [مسلم]

● سلف کا ایک حدیث کے لیے سفر

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ:

سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: إِنْ كُنْتُ لَأَسِيرُ اللَّيَالِيَ وَالْأَيَّامَ فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ.

[جامع بيان العلم ٥٦٩] (صحيح)

یحیٰی بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> میں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو سُنا، فرماتے تھے: میں ایک حدیث کی طلب میں کئی دن رات کا سفر کرتا تھا۔ [جامع بیان العلم]

1 «لَا يُسْتَطَاعُ طَلَبُ الْعِلْمِ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ» [الفقيه والمتفقه للخطيب البغدادي (٢/ ٢٠٥)]

علم کے لیے مجاہدہ پر مداومت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا فُلَانُ هَلُمَّ فَلْنَسْأَلْ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ، فَإِنَّهُمُ الْيَوْمَ كَثِيرٌ. فَقَالَ: واعجبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، أَتَرَى النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَيْكَ، وَفِي النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ تَرَى؟ فَتَرَكَ ذَلِكَ، وَأَقْبَلْتُ عَلَى الْمَسْأَلَةِ، فَإِنْ كَانَ لَيَبْلُغُنِي الْحَدِيثُ عَنِ الرَّجُلِ فَآتِيهِ، وَهُوَ قَائِلٌ، فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي عَلَى بَابِهِ، فَتَسْفِي الرِّيحُ عَلَى وَجْهِي التُّرَابَ، فَيَخْرُجُ، فَيَرَانِي، فَيَقُولُ: يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ مَا جَاءَ بِكَ؟ أَلَا أَرْسَلْتَ إِلَيَّ فَآتِيَكَ؟ فَأَقُولُ: لَا، أَنَا أَحَقُّ أَنْ آتِيَكَ. فَأَسْأَلُهُ عَنِ الْحَدِيثِ. قَالَ: فَبَقِيَ الرَّجُلُ حَتَّى رَآنِي، وَقَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيَّ، فَقَالَ: كَانَ هَذَا الْفَتَى أَعْقَلَ مِنِّي. [الدارمي: بَابُ الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَاحْتِمَالِ الْعَنَاءِ فِيهِ ٥٩٠] (إسناده صحيح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

جب اللہ کے رسول ﷺ کی وفات ہوئی تو میں نے ایک انصاری صاحب سے کہا: اے فلاں، آؤ، ہم اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ سے (علم کی باتیں) پوچھیں، اس لیے کہ آج وہ کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا: اے ابن عباس، تم پر تعجب ہے، تمہیں لگتا ہے کہ لوگوں کو تمہاری ضرورت پڑے گی؟ حالانکہ نبی ﷺ کے اتنے سارے صحابہ موجود ہیں۔ پس ان صاحب نے تو یہ خیال ترک کر دیا۔ لیکن میں صحابہ سے پوچھنے کے مشن پر لگ گیا۔ پس کبھی ایسا بھی ہوتا کہ مجھے کسی صحابی کے بارے میں معلوم ہوتا کہ ان کے پاس کوئی حدیث ہے تو میں ان کے گھر چلا جاتا۔ وہ قیلولہ کر رہے ہوتے، میں ان کے دروازے پر چادر بچھا کر بیٹھ جاتا۔ ہوائیں میرے چہرے پر گرد وغبار کے تھپیڑے لگاتی رہتی۔ جب وہ باہر آتے تو مجھے دیکھ کر کہتے: اے اللہ کے رسول ﷺ کے چچا کے بیٹے، کیسے آنا ہوا؟ آپ کسی اور کو بھیج دیتے، میں خود ہی آجاتا۔ میں کہتا: نہیں، میں ہی زیادہ حقدار تھا کہ آپ کے پاس آؤں۔ اس کے بعد میں ان سے وہ حدیث معلوم کرتا۔ پس (ایک زمانہ گزر گیا) میرے وہ ساتھی باقی رہے یہاں تک کہ لوگ میرے پاس (علم حاصل کرنے کیلئے) جمع ہونے لگے۔ یہ دیکھ کر انہوں نے کہا: یہ نوجوان مجھ سے بھی زیادہ عقلمند نکلا۔ [دارمی]

باب ۱۵- حفاظتِ علم

● حفظِ قرآن وسنت

قَالَ تَعَالَی:

﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ﴾ [العنكبوت: ٤٩]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

بلکہ یہ واضح آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں (محفوظ) ہیں جو علم سے نوازے گئے ہیں۔

[سورۃ العنکبوت ۴۹]

قَالَ ﷺ:

نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا، فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ.

(ت الضياء) عن زيد بن ثابت. [صحيح الجامع ٦٧٦٣] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو ہم سے کوئی حدیث سنے، اسے محفوظ رکھے یہاں تک کہ دوسروں تک پہنچا دے۔ [ترمذی]

• علم کو لکھنا

قَالَ ﷺ:

قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ.

(الحكيم الترمذي، سَمُّوْيَه[1]) عَن أنس (طب ك) عَن ابْن عَمْرو. [صحيح الجامع ٤٤٣٤] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> علم کو لکھ کر قید کر لو۔ [طبرانی، حاکم]

• محض لکھ لینے پر بھروسہ کرنے سے پرہیز

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

لَا تَكْتُبُوا فَتَتَّكِلُوا. [جامع بيان العلم وفضله ٣٧٣] (إسناده لا بأس به)

ابراهیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> لکھنے کے عادی مت بنو کہ پھر اسی پر تکیہ کر لو۔ [جامع بیان العلم]

• لکھنا بھولنے سے بہتر ہے

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ:

الْكِتَابُ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنَ النِّسْيَانِ. [جامع بيان العلم وفضله ٤٠٦] (إسناده صحيح)

ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> لکھنا ہمیں بھولنے سے زیادہ محبوب ہے۔ [جامع بیان العلم]

---

1 سَمُّوَيَة (ت ٢٦٧ هـ) إسماعيل بن عبد الله بن مسعود العبديّ الأصبهاني، أبو بشر: حافظ متقن، من أهل أصبهان. رحل في طلب الحديث رحلة واسعة. يلقب بسمّوية (أو سمّويه، بهاء غير منقوطة). [الأعلام للزركلي (١/ ٣١٨)]

باب ١٦- تفقہ کا اہتمام

• تفقہ خیر کی علامت ہے

قَالَ ﷺ:

مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ. [خ: العلم ٧١ – م: الزكاة ١٠٠ – (١٠٣٧)] عن معاوية

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی گہری سمجھ عطا فرماتا ہے۔ [بخاری و مسلم]

• منافق کو تفقہ نصیب نہیں ہوتا

قَالَ ﷺ:

خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعانِ فِي مُنافِقٍ: حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّينِ.

(ت) عَن أبي هريرة. [صحيح الجامع ٣٢٢٩] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> دو خصلتیں ہیں جو منافق میں جمع نہیں ہوتیں: اچھا اخلاق اور دین کی گہری سمجھ۔ [ترمذی]

• دنیا میں مشغولیت کے لیے بھی تفقہ ضروری ہے

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ:

لَا يَبِعْ فِي سُوقِنا إِلَّا مَنْ قَدْ تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ. (ت) [ت بتحقيق الألباني ٤٨٧] (حسن الإسناد)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

> ہمارے اس بازار میں صرف وہی شخص بیچے جو دین میں گہری سمجھ حاصل کر چکا ہو۔ [ترمذی]

● بدعت سوءِ فہم کا نتیجہ ہے

قَالَ ابْنُ الْقَيِّم:

سُوءُ الفَهْمِ عَنِ اللهِ وَرسولِه، أصلُ كلِّ بِدْعَةٍ وَضَلَالَةٍ نَشَأَتْ فِي الإِسْلَامِ، بَلْ هُوَ أَصْلُ كُلِّ خَطَأٍ فِي الأُصُولِ وَالْفُرُوعِ. [الروح ج ١ / ص ٦٣]

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں فہم کا بگاڑ مسلمانوں میں پیدا ہونے والی ہر قسم کی بدعت اور گمراہی کی جڑ ہے۔ بلکہ وہ اصول وفروع کے باب میں ہر خطا کی جڑ ہے۔ [کتاب الروح]

باب ۱۷- صحبتِ صالحہ اور مذاکرہ

● دوستی کا اثر دین پر

قَالَ ﷺ:

الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ. (د ت) عن أبي هريرة. [صحيح الجامع ٣٥٤٥] (حسن)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ لہٰذا تم میں سے ہر شخص دیکھ لے کہ وہ کس کو اپنا دوست بنا رہا ہے۔

[ابوداؤد، ترمذی]

● حفاظتِ علم کی غرض سے علمی مذاکرہ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ:

قَالَ لِي عَلِيٌّ: تَزَاوَرُوا وَتَذَاكَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ؛ فَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا يَدْرُسْ عِلْمُكُمْ.

[جامع بيان العلم وفضله ٦٢٣] (إسناده صحيح)

عبداللہ بن بریدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپس میں ایک دوسرے کی زیارت کیا کرو، اور حدیثوں کا مذاکرہ کیا کرو، کیونکہ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو تمہارا علم دھندلا ہو کر مٹ جائے گا۔ [جامع بیان العلم]

• مذاکرہ علم کی حیات کا ذریعہ ہے

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ:

تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ، فَإِنَّ ذِكْرَهُ حَيَاتُهُ. [سنن الدارمي ٦٢٧] (إسناده صحيح)

علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> حدیث کا مذاکرہ کرتے رہو اس لیے کہ حدیث کا مذاکرہ اس کی حیات ہے۔ [دارمی]

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ:

إِحْيَاءُ الْعِلْمِ الْمُذَاكَرَةُ. [حلية الأولياء وطبقات الأصفياء (٢/ ١٠١)] (صحيح)

علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> علم کی زندگی مذاکرہ ہے۔ [حلیۃ الاولیاء]

• تفقہ کے لیے مذاکرہ

عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ:

كَانَ الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ الْعُكْلِيُّ، وَابْنُ شُبْرُمَةَ، وَالْقَعْقَاعُ بْنُ يَزِيدَ، وَمُغِيرَةُ إِذَا صَلَّوْا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، جَلَسُوا فِي الْفِقْهِ، فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمْ إِلَّا أَذَانُ الصُّبْحِ. [سنن الدارمي ٦٣٥] (إسناده صحيح)

فضیل بن غزوان فرماتے ہیں کہ

> حارث بن یزید عکلی، ابن شبرمہ، قعقاع بن یزید اور مغیرہ رحمہم اللہ جب عشاء کی نماز ادا کر لیتے تو فقہی مذاکرہ کے لیے بیٹھ جاتے۔ فجر کی اذان کے سوا انھیں کوئی چیز اس مجلس سے نہیں اٹھاتی۔ [دارمی]

باب ۱۸- جدال اور خصومات سے اجتناب

جدال گمراہی کا سبب ہے

قَالَ ﷺ:

«مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ» ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ﴾ (حم ت هـ ك) عن أبي أمامة. [صحيح الجامع ٥٦٣٣] (حسن)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

> کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد گمراہ ہوتی ہے تو اسی لیے کہ اسے جدال دے دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴾ انہوں نے آپ سے یہ بات محض جدل کے طور پر کہی ہے، بلکہ یہ ایک جھگڑالو قوم ہے۔

[احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم]

عمل کی بجائے بحث ومباحثہ کی مذمت

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ رحمه الله قَالَ:

إِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ شَرًّا أَلْزَمَهُمُ الْجَدَلَ وَمَنَعَهُمُ الْعَمَلَ.

[شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة ٢٩٦، اقتضاء العلم العمل رقم ١١٨، جامع بيان العلم ١٧٧٦] (إسناده صحيح)

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کیلئے شر کا ارادہ فرماتا ہے تو انھیں جدل میں مبتلا کر دیتا ہے اور عمل سے محروم کر دیتا ہے۔ [شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ]

● جدال کی بجائے حق بتا کر خاموش ہو جانا

وَقَالَ الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ:

قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، الرَّجُلُ يَكُونُ عَالِمًا بِالسُّنَّةِ أَيُجَادِلُ عَنْهَا؟ قَالَ: «لَا وَلَكِنْ يُخْبِرُ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ قُبِلَتْ مِنْهُ وَإِلَّا سَكَتَ» [جامع بيان العلم وفضله ١٧٨٤]

ھیثم بن جمیل فرماتے ہیں:

> میں نے مالک بن انس رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو عبداللہ، ایک شخص سنت کو جانتا ہے تو کیا وہ اس کیلئے جدال کرے؟ فرمایا: نہیں! لیکن وہ لوگوں کو وہ سنت بتا دے اگر لوگ اسے قبول کر لیں تو ٹھیک ورنہ خاموش ہو جائے۔ [جامع بیان العلم]

● اچھا جدال

قَالَ تَعَالَى:

﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ﴾ [النحل: ١٢٥]

اللہ تعالٰی کا فرمان ہے:

> اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو، حکمت کے ساتھ، اچھے وعظ و نصیحت کے ذریعے اور ان سے اچھے طریقے سے جدال کرو۔ یقیناً تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ انھیں بھی جانتا ہے جو ہدایت قبول کرنے والے ہیں۔ [سورۃ النحل ۱۲۵]

باب ۱۹۔ مشکل مسائل میں اہل علم کی طرف رجوع

● لاعلمی کی صورت میں اہل علم کی طرف رجوع

قَالَ تَعَالَى:

﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ [النحل: ٤٣، الأنبياء ٧]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔ [سورۃ النحل ۴۳، سورۃ الانبیاء ۷]

عَمْرِو بْنَ قَيْسٍ رحمه الله

يَقُولُ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ قَالَ: «أَهْلُ الْعِلْمِ»

[الفقيه والمتفقه ٧٥٨]

عمرو بن قیس رحمه الله اللہ تعالیٰ کے اس فرمان

> ﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾
>
> کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اہل علم ہیں۔ [الفقیہ والمتفقہ]

قَالَ ﷺ:

إِنَّ الْقُرْآنَ لَمْ يَنْزِلْ يُكَذِّبُ بَعْضُهُ بَعْضًا بَلْ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، فَمَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَاعْمَلُوا بِهِ، وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوهُ إِلَى عَالِمِهِ.

(حم) عَنْ عبد الله بن عمرو بن العاص [تحقيق شرح العقيدة الطحاوية للألباني ص ٢١٨، الصحيحة (٤/ ٢٨)]

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

قرآن یوں نازل نہیں ہوا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کی تکذیب کرے بلکہ اس کا ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرتا ہے۔ پس جو بات تمہاری سمجھ میں آجائے اس پر عمل کرو اور جو چیز تمہیں معلوم نہ ہو اسے اسکے جاننے والے کی طرف لوٹادو۔ [مسند احمد]

• صحابہ کا نبی ﷺ کی طرف رجوع

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ:

لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: ﴿يَا بُنَيَّ لاَ تُشْرِكْ بِاللهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾

[خ: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم ٦٩٣٧ - م: الإيمان ١٩٧ - (١٢٤)]

عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں:

جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾

"جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کی ملاوٹ نہ کی" تو صحابہ پر یہ بات بڑی شاق گزری۔ انھوں نے کہا: ہم میں سے کون ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو؟ اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بات ویسی نہیں جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو بلکہ بات وہ ہے جو لقمان نے کہی تھی:

﴿يَا بُنَيَّ لاَ تُشْرِكْ بِاللهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾

اے بیٹے، اللہ کے ساتھ ہرگز شرک نہ کرنا اس لیے کہ شرک ظلم عظیم ہے۔ [بخاری و مسلم]

● صحابہ کا مشکل مسائل میں زیادہ جاننے والے کی طرف رجوع کرنا

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ:

مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثٌ قَطُّ، فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ رضي الله عنها إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا. (ت) [سنن الترمذي بتحقيق الألباني ٣٨٨٣] (صحيح)

ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

> ہم اصحابِ رسول ﷺ کو جب بھی کسی حدیث کے سمجھنے میں مشکل پیدا ہوئی اور پھر ہم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو ہمیں ان کے پاس اس معاملہ میں کچھ نہ کچھ علم ضرور ملا۔ [ترمذی]

باب ۲۰- علم میں زیادتی کی حرص

● سچا طالب علم کبھی سیر نہیں ہوتا

قَالَ ﷺ:

مَنْهُومَانِ[1] لاَ يَشْبَعَانِ: طَالِبُ عِلْمٍ، وَطَالِبُ دُنْيَا.

(عد) عن أنس (البزار) عن ابن عباس. [صحيح الجامع ٦٦٢٤] (صحيح).

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> دو حریص ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے، طالبِ علم اور طالب دنیا۔ [ابن عدی، بزار]

● عالم کے لیے بھی طلب علم ترک کرنا مناسب نہیں

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ﷬ يَقُولُ:

لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ يَكُونُ عِنْدَهُ الْعِلْمُ أَنْ يَتْرُكَ التَّعَلُّمَ. [جامع بيان العلم وفضله ٥٧٩] (إسناده حسن)

مالک بن انس ﷬ فرماتے ہیں:

یہ مناسب نہیں کہ جس شخص کے پاس علم ہو وہ [مزید] علم حاصل کرنا چھوڑ دے۔ [جامع بیان العلم]

1 قال القاري ﷬: « مَنْهُومَانِ » أَيْ: حَرِيصَانِ «لَا يَشْبَعَانِ» [مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح ٢٦١]

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ - صَاحِبُ الْمَغَازِي - قَالَ:

اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، فَقَالَ: مَنْ أَحْوَجُ النَّاسِ إِلَى هَذَا الْعِلْمِ؟ فَسَكَتُوا، ثُمَّ قَالُوا: تَكَلَّمْ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ قَالَ: أَحْوَجُ النَّاسِ إِلَى الْعِلْمِ الْعُلَمَاءُ، وَذَلِكَ أَنَّ الْجَهْلَ بِهِمْ أَقْبَحُ، لِأَنَّهُمْ غَايَةُ النَّاسِ، وَهُمْ يُسْأَلُونَ. [حلية الأولياء (٧/ ٢٨١)، جامع بيان العلم ٥٨٩] (إسناده حسن)

احمد بن محمد بن ایوب صاحبِ مغازی فرماتے ہیں:

> لوگ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے پاس جمع تھے۔ انھوں نے پوچھا: لوگوں میں سب سے زیادہ علم کا محتاج کون ہے؟ لوگ خاموش رہے۔ پھر لوگوں نے کہا: اے ابو محمد، آپ ہی بتائیے۔ فرمایا: علم کے سب سے زیادہ محتاج علماء ہیں۔ اس لیے کہ ان کا [کسی چیز سے] جاہل رہنا زیادہ برا ہے کیونکہ وہ لوگوں کے مرجع ہیں اور ان سے پوچھا جاتا ہے۔ [حلیۃ الاولیاء، جامع بیان العلم]

● نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شوقِ علم

قَالَ تَعَالَى:

﴿وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ [طه: ١١٤]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> اور آپ کہیے: اے میرے رب مجھے علم میں اور بڑھادے۔ [سورہ طہ ۱۱۴]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا»

(ت هـ) اللفظ لابن ماجه [الصحيحة ٣١٥١] (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

> اللہ کے رسول ﷺ (اپنی دعا میں) یوں کہا کرتے تھے:
>
> «اللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا»
>
> اے اللہ جو کچھ علم تو نے مجھے سکھایا ہے اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما، اور مجھے وہ علم عطا فرما جو میرے لیے فائدہ مند ہو اور مجھے علم میں اور بڑھادے۔ [ترمذی، ابن ماجہ]

باب ۲۱- تکبر اور خود رائی کی بجائے تواضع کا اہتمام

• تکبر علم سے محرومی کا سبب ہے

قَالَ تَعالَی:

﴿سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا﴾ [الأعراف: ١٤٦]

> اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
> میں اپنی نشانیوں سے ان لوگوں کو پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں۔ اگر وہ ساری نشانیاں دیکھ بھی لیں تو ان پر ایمان نہ لائیں اور ہدایت کا راستہ دیکھ بھی لیں تو اس راہ کو نہ اپنائیں۔ [سورۃ الاعراف ۱۴۶]

وَقَالَ مُجَاهِدٌ:

لاَ يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلاَ مُسْتَكْبِرٌ. [خ: العلم: الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ]

مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> حیا والا اور تکبر کرنے والا علم حاصل نہیں کرتے۔ [بخاری]

● اپنے علم پر ناز کرنا ہلاکت کا سبب ہے

قَالَ ﷺ:

وثلاثٌ مُهْلِكاتٌ: هَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطاعٌ وإِعْجابُ المَرءِ بِنَفْسِهِ.

(طس أبو الشيخ في التوبيخ) عن أنس. [صحيح الجامع ٣٠٣٩] (حسن)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں: خواہش جس کی پیروی کی جائے، لالچ جس کی فرمانبرداری کی جائے اور آدمی کا اپنے آپ پر ناز کرنا۔ [طبرانی اوسط]

● علم پر فخر اخلاص میں کمی کا نتیجہ ہے

قَالَ مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ[1]:

مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْعَمَلِ كَسَرَهُ، وَمَنْ تَعَلَّمَهُ لِغَيْرِ الْعَمَلِ زَادَهُ فَخْرًا. [جامع بيان العلم وفضله ٩٨٧] (حسن)

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> جو شخص عمل کی غرض سے علم حاصل کرتا ہے تو وہ علم اس [کے تکبر] کو توڑ دیتا ہے اور جو شخص عمل کی بجائے کسی اور غرض سے علم حاصل کرتا ہے تو وہ علم اس کے فخر میں ہی اضافہ کرتا ہے۔ [جامع بیان العلم]

● تواضع میں رفعت ہے

قَالَ ﷺ:

وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ. [م: البر والصلة والآداب ٦٩ - (٢٥٨٨)] عن أبي هريرة.

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> جو شخص اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور اونچا کر دیتا ہے۔ [مسلم]

---

[1] من صغار التابعين

باب ۲۲- وقت کی قدر اور صحیح استعمال

• وقت اصل سرمایہ ہے

قَالَ ﷺ:

نِعْمَتَانِ، مَغْبُونٌ[1] فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ. [خ: الرقاق ٦٤١٢] عن ابن عباس

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> دو نعمتیں ہیں، جنکے بارے میں بہت سارے لوگ دھوکے میں ہیں: صحت اور فراغت۔ [بخاری]

• مواقع سے فائدہ اٹھانا

قَالَ ﷺ:

اغْتَنِمْ خَمْساً قبْلَ خَمْسٍ، حياتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وفَراغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وشَبابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وغِناكَ قَبْلَ فَقْرِكَ.

(ك هب) عن ابن عباس (حم في الزهد حل هب) عن عمرو بن ميمون مرسلا. [صحيح الجامع ١٠٧٧] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے قبل غنیمت جان۔

> زندگی کو موت سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، فراغت کو مشغولیت سے پہلے، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، اور مالداری کو فقر سے پہلے۔ [حاکم، شعب الایمان، کتاب الزھد، حلیۃ الاولیاء]

---

1 قال الرازي: غَبَنَه في البَيْعِ خَدَعَه وبابه ضَرَب وقد غُبِنَ فهو مَغْبون [مختار الصحاح: غ ب ن]

• تسویف کی برائی

قَالَ ابنُ جَمَاعَة رحمه الله:

أَنْ يُبَادِرَ شَبَابَهُ وَأَوْقَاتَ عُمُرِهِ إِلَى التَّحْصِيْلِ وَلَا يَغْتَرَّ بِخِدَعِ التَّسْوِيْفِ وَالتَّأْمِيْلِ؛ فَإِنَّ كُلَّ سَاعَةٍ تَمْضِيْ مِنْ عُمُرِهِ لَا بَدَلَ لَهَا وَلَا عِوَضَ عَنْهَا. [تذكرة السامع والمتكلم في أدب العالم والمتعلم (ص ٣٥)]

ابنِ جماعۃ رحمه الله فرماتے ہیں:

> (طالب علم کو چاہیے کہ) وہ جوانی کی عمر میں اور اپنی عمر کے تمام اوقات میں حصولِ علم کے لیے جلدی کرے اور تسویف اور تامیل (یعنی کل پر ٹالنے اور مستقبل کی بے بنیاد امیدیں قائم کرنے) سے دھوکا نہ کھائے۔ اس لیے کے اس کی عمر کی ہر گھڑی جو گزر رہی ہے اس کا کوئی چیز بدل نہیں بن سکتی اور نہ ہی اس کا معاوضہ ہو سکتی ہے۔ [تذکرۃ السامع والمتکلم]

• موقع ضائع کرنے والوں کا انجام

قَالَ تَعَالَى:

﴿وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ﴾ [فاطر: ٣٧]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> وہ اس (جہنم) میں چیخیں گے: اے ہمارے رب، ہمیں (یہاں سے) نکال دے تاکہ ہم جو (برے) اعمال کرتے تھے ان سے ہٹ کر نیک اعمال کرکے آئیں۔ (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) کیا ہم نے تمھیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں نصیحت لینے والا نصیحت حاصل کر لے اور تمہارے پاس تو خبردار کرنے والے بھی آئے۔ اب تم عذاب چکھو، اس لیے کہ اب ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ [سورۃ فاطر ۳۷]

• وقت ضائع کرنے والوں سے بچنا

قَالَ ابن الجوزي رحمه الله:

أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ صُحْبَةِ البَطَّالِينَ.[1] [صيد الخاطر: فصل ١٦٤]

ابن الجوزی رحمه الله فرماتے ہیں:

> **میں بطالین (وقت برباد کرنے والوں) کی صحبت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔** [صید الخاطر]

---

1 وقول أهل النار:

وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ [المدثر/٤٥] قال القرطبي: أَيْ كُنَّا نُخَالِط أَهْلَ الْبَاطِل فِي بَاطِلهمْ [تفسير القرطبي المدثر ٤٥]

باب ۲۳۔ اشاعتِ علم

• تبلیغِ علم کا نبوی حکم

قَالَ ﷺ:

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً. [خ: أحاديث الأنبياء ٣٤٦١] عن ابن عمرو

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> میری طرف سے پہنچادو، چاہے ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔ [بخاری]

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رحمه الله قَالَ:

كُنَّا نَجْلِسُ إِلَى أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ فَيُحَدِّثُنَا حَدِيثًا كَثِيرًا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَإِذَا سَكَتَ قَالَ: «أَعَقَلْتُمْ؟ أَبْلِغُوا عَنَّا كَمَا أُبْلِغْتُمْ» [مسند الشاميين للطبراني ٩٥٣] (سنده صحيح)

سلیم بن عامر رحمه الله فرماتے ہیں:

> ہم ابو امامہ باہلی رضی الله عنه کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے تو وہ ہمیں رسول ﷺ کی بہت ساری حدیثیں سناتے۔ پھر جب وہ اپنی بات ختم کرتے تو فرماتے: تم نے سمجھ لیا؟ اب تم بھی دوسروں تک پہنچادو جیسے تم تک پہنچا دیا گیا۔ [مسند الشامیین]

• علم کو چھپانے کا انجام

قَالَ تَعَالَىٰ:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. [البقرة: ١٥٩، ١٦٠]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

یقیناوہ لوگ جو ہماری نازل کی ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپا جاتے ہیں، بعد اس کے کہ ہم نے اسے لوگوں کے لیے (اپنی) کتاب میں واضح طور پر بیان کر دیا ہے، ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے اور سارے لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ ہاں مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور (بگاڑ کی) اصلاح کرلیں اور (اپنے چھپائے ہوئے کو) بیان بھی کر دیں تو میں ایسے لوگوں کی توبہ قبول کر لیتا ہوں اور میں بڑا توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں۔ [سورۃ البقرۃ ۱۵۹-۱۶۰]

قَالَ ﷺ:

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ، أَلْجَمَهُ اللهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(حم ٤ ك) عن أبي هريرة. [صحيح الجامع ٦٢٨٤] (صحيح)

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی لیکن اس نے وہ چھپالی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام پہنا دے گا۔ [مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم]

باب ۲۴- بلا علم گفتگو سے اجتناب

● ہر قول کا حساب ہوگا

قَالَ تَعَالَى:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾

[الإسراء: ٣٦]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> اور ایسی بات نہ کہہ جس کا تجھے علم نہیں، اس لیے کہ کان، آنکھ، اور دل سبھی سے پوچھ ہونے والی ہے۔

[سورۃ الاسراء ۳۶]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلِهِ:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ يَقُولُ: لَا تَقُلْ.

(تفسير الطبري) [الصحيح المسبور (٣/ ٢٥٠)] (سنده حسن)

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

> ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾
>
> سے مراد ہے (ایسی بات) مت کہہ (جس کا تجھے علم نہ ہو)۔ [تفسیر طبری]

● بلا علم قول جھوٹ ہے

قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ:

وَمَنْ تَكَلَّمَ فِي الدِّينِ بِلَا عِلْمٍ كَانَ كَاذِبًا وَإِنْ كَانَ لَا يَتَعَمَّدُ الْكَذِبَ.

[مجموع الفتاوى لابن تيمية (ج١٠ / ص٤٤٩)]

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> جو شخص دین میں بلا علم بات کرے گا وہ ضرور جھوٹ کا مرتکب ہوگا چاہے اس نے جھوٹ بولنے کا ارادہ نہ کیا ہو۔ [مجموع الفتاویٰ]

• نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بلا علم بولنے سے اجتناب

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنه:

أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْبُلْدَانِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ وَأَيُّ الْبُلْدَانِ أَبْغَضُ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: لاَ أَدْرِي حَتَّى أَسْأَلَ جِبْرِيلَ فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ جِبْرِيلُ أَنَّ أَحَبَّ الْبِقَاعِ إِلَى اللهِ الْمَسَاجِدُ وَأَبْغَضُ الْبِقَاعِ إِلَى اللهِ الأَسْوَاقُ. (ح ع ك البزار واللفظ له) [صحيح الترغيب ٣٢٥] (حسن صحيح)

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

> ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول، اللہ تعالی کو کون سی زمین سب سے زیادہ پسند ہے؟ اور کون سی زمین سب سے زیادہ ناپسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں جانتا یہاں تک کہ میں جبریل سے پوچھ لوں۔ پس جبریل آئے اور آپ کو بتایا کہ اللہ تعالی کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔ [مسند احمد، ابویعلی، حاکم، بزار]

• امام مالک کا بلا علم بولنے سے اجتناب

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ:

سَأَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ: «لَا أَدْرِي» فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ: تَقُولُ لَا أَدْرِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَبَلِّغْ مَنْ وَرَاءَكَ أَنِّي لَا أَدْرِي.

[الفقيه والمتفقه للخطيب البغدادي ١١٢١] (إسناده صحيح)

عبدالرحمٰن بن مھدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> اہل مغرب میں سے کسی شخص نے امام مالک سے ایک مسئلہ دریافت کیا تو فرمایا: میں نہیں جانتا۔ اس نے کہا: اے ابو عبداللہ: آپ کہہ رہے ہیں کہ میں نہیں جانتا؟ فرمایا: ہاں، اور اپنے لوگوں تک یہ بات پہنچا دو کہ میں نہیں جانتا۔ [الفقیہ والمتفقہ]

باب ۲۵- خواہشِ نفس کی بجائے علم کی پیروی کرنا

• خواہشِ نفس کی اتباع کا اصل سبب

قَالَ تَعَالَی:

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ﴾ [الأعراف: ١٧٥، ١٧٦]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

انھیں اس شخص کا قصہ بھی سنا دو جسے ہم نے اپنی آیات عطا کی تھیں لیکن وہ ان سے نکل بھاگا تو شیطان بھی اس کے پیچھے لگ گیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ گمراہ لوگوں میں شامل ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان آیات کے ذریعے رفعت عطا کرتے لیکن وہ زمین ہی سے چمٹ گیا اور اپنی خواہش کی پیروی کرتا رہا۔

[سورۃ الاعراف ۱۷۵-۱۷۶]

• نبوی علم کی بجائے خواہشات کی پیروی کا انجام

قَالَ تَعَالَی:

﴿قُلْ إِنَّ هُدَى اللهِ هُوَ الْهُدَى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ﴾ [البقرة: ١٢٠]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(اے نبی) آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کی ہدایت ہی (حقیقی) ہدایت ہے۔ اور آپ کے پاس علم کے آ جانے کے بعد بھی اگر آپ ان کی خواہشات کی اتباع کرنے لگیں تو اللہ کے مقابلے میں آپ کا نہ کوئی دوست ہو گا اور نہ کوئی مددگار۔ [سورۃ البقرۃ ۱۲۰]

• خواہشِ نفس کی بجائے امرِ الٰہی پر استقامت

قَالَ تَعَالَىٰ:

﴿فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ﴾ [الشورى: ١٥]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> اس لیے، (اے نبی) آپ دعوت دیجیے اور جیسا آپ کو حکم دیا گیا ہے (اس پر) مضبوطی سے قائم رہیے اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجیے۔ [سورۃ الشوریٰ ۱۵]

• خواہشِ نفس کی بجائے حق کے مطابق فیصلہ

قَالَ تَعَالَىٰ:

﴿يَادَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ﴾ [ص: ٢٦]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> اے داؤد، ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے پس آپ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیجیے۔ اور خواہش کی پیروی نہ کیجیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بھٹکا دے۔ یقیناً جو لوگ اللہ کے راہ سے بھٹک گئے ان کے لیے دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ انھوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا۔
> [سورۃ ص ۲۶]

• خواہشِ نفس کی مخالفت پر انعام

قَالَ تَعَالَىٰ:

﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ﴾ [النازعات: ٤٠، ٤١]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> اور جو شخص اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور اپنے نفس کو (بری) خواہشات سے روکتا رہا تو جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔ [سورۃ النازعات ۴۰-۴۱]

باب ۲۶- علم میں تحریف اور جھوٹ سے اجتناب

• جھوٹ ایمان کے منافی ہے

عَنْ سَعْدٍ [بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ] قَالَ:

الْمُؤْمِنُ يُطْبَعُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا غَيْرِ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ. [الإيمان لابن أبي شيبة رقم ٨١] (صحيح موقوف)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

> مومن میں ساری خصلتیں ہو سکتی ہیں سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔ [الایمان لابن ابی شیبہ]

• اللہ پر جھوٹ کا انجام

قَالَ تَعَالَى:

﴿قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ﴾ [يونس: ٦٩ - ٧٠]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> کہہ دیجیے: جو لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے، (ان کے لیے) دنیا میں تھوڑی سی متاع ہے لیکن پلٹ کر انھیں ہمارے ہی پاس آنا ہے۔ پھر ہم ان کے کفر کے سبب انھیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ [سورۃ یونس ۶۹-۷۰]

• نبی ﷺ پر جھوٹ کا انجام

قَالَ ﷺ:

إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ النَّارِ.

[خ: الجنائز ١٢٩١ – م: المقدمة ٤] عن المغيرة

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> مجھ پر جھوٹ بولنا کسی اور پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ جو شخص مجھ پر جانتے بوجھتے جھوٹ گھڑے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ [بخاری ومسلم]

• حلال وحرام میں جھوٹ کا انجام

قَالَ تَعَالَى:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [النحل ١١٦ - ١١٧]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> اپنی زبانوں سے یونہی جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، کہ اس طرح اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو۔ یقین رکھو، اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے کامیاب نہ ہوں گے۔ (ان کے لیے دنیا میں) متاعِ قلیل ہے اور (آخرت میں) دردناک عذاب ہے۔ [سورۃ النحل ۱۱۶-۱۱۷]

• بے تحقیق بولنا

قَالَ ﷺ:

كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِباً أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. [م: المقدمة ٦] عن أبي هريرة.

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

> آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کرنے لگے۔ [مسلم]

باب ۲۷- علم اور ایمان کو جمع کرنا

● ایمان کو قرآن سے قبل سیکھنا

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِتْيَانٌ حَزَاوِرَةٌ، فَتَعَلَّمْنَا الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ، ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَازْدَدْنَا بِهِ إِيمَانًا. (ه) [سنن ابن ماجه بتحقيق الألباني ٦١] (صحيح)

جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

> ہم نے نبی ﷺ کی معیت پائی اور ہم اس وقت کم عمر نوجوان تھے۔ پس ہم نے ایمان سیکھا اس سے پہلے کہ ہم قرآن سیکھتے۔ پھر جب ہم نے قرآن سیکھا تو ہمارا ایمان اور بھی بڑھ گیا۔ [ابن ماجہ]

● تلاوتِ قرآن اور اضافہ ایمان

قَالَ تَعَالَى:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ [الأنفال: ٢]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> ایمان والے تو وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا تذکرہ آتا ہے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔ [سورۃ الانفال ۲]

• ایمانی مجالس

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ:

كَانَ مُعَاذٌ يَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنْ إِخْوَانِهِ: اجْلِسْ بِنَا فَلْنُؤْمِنْ سَاعَةً فَيَجْلِسَانِ فَيَذْكُرَانِ اللهَ وَيَحْمَدَانِهِ.

[الإيمان لابن أبي شيبة بتحقيق الألباني ١٠٧] (صحيح على شرط الشيخين)

اسود بن ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> معاذ بن جبل اپنے احباب میں سے کسی سے کہتے: آؤ ہمارے ساتھ بیٹھو کہ ہم ایک ساعت کے لیے ایمان کو تازہ کریں۔ پس وہ دونوں بیٹھتے اور اللہ تعالی کا ذکر اور اس کی حمد کرتے۔ [الایمان لابن ابی شیبہ]